جہلم

I-SAPS
Institute of Social and Policy Sciences
Informing Policies, Reforming Practices

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

جہلم

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

جہلم

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

طابع وناشر:

انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز

پوسٹ بکس نمبر 1379 ‘اسلام آباد پاکستان

فون: 0092-51-111-739739 ‘فیکس: 0092-51-2289425

ای میل: info@i-saps.org ‘ویب سائٹ: www.i-saps.org

تعاون: FOSIP

© 2018 I-SAPS, Islamabad.

عوامی تعلیمی ایجنڈا میں دیئے گئے اعداد وشمار و معلومات انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز کی تحقیق کا نتیجہ ہیں۔

اس ایجنڈا کے مندرجات سے FOSIP کا متفق ہونا ضروری نہیں۔

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

پاکستان میں تعلیمی منصوبہ بندی کا جھکاؤ عمومی طور پر مرکزیت کی طرف مائل رہا ہے۔اٹھارہویں آئینی ترمیم کے نتیجے میں شعبہء تعلیم میں پالیسی معاملات اور قانون سازی کے اختیارات صوبوں کو منتقل کر دیئے گئے ہیں۔تعلیمی صورتحال میں بہتری اس امر کی متقاضی ہے کہ شعبہء تعلیم سے متعلق مالی اور انتظامی اختیارات ضلع کی سطح تک منتقل کیے جائیں۔مزید برآں ضلع کی سطح پر فیصلہ سازی میں شہریوں کی شمولیت ایک اہم ضرورت ہے اور اس کو یقینی بنانے سے اصلاحاتی عمل کو مؤثر بنایا جا سکتا ہے۔

محکمہ تعلیم میں منصوبہ بندی اور نفاذ کے موجودہ طریقہء کار میں پالیسی سازی کا عمل وفاقی / صوبائی سطح پر ہوتا ہے اور عمل درآمد ضلع اور تحصیل کی سطح پر ہوتا ہے۔موجودہ طریقہء کار میں پالیسی سازی، منصوبہ بندی اور عمل درآمد کی سطح پر شہریوں کی رائے اور شمولیت کو بالکل اہمیت نہیں دی جاتی ہے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ تعلیمی اصلاحاتی عمل میں عوام کی شمولیت کو وفاق سے لے کر یونین کونسل کی سطح تک یقینی بنایا جائے اور ان کی ترجیحات کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمی منصوبہ سازی اور نفاذ کی حکمت عملی مرتب کی جائے۔اس میں شہریوں کی شمولیت کی اہمیت دو سطح پر ہے، اول یہ کہ پالیسی سازی ضلع کی ضروریات کے عین مطابق اور شہریوں کیلئے بھی قابل قبول ہوگی اور دوم، یہ کہ شہریوں کی اصلاحات کے عمل میں شراکت اور نگرانی سے اس تمام عمل میں مثبت پیش رفت یقینی ہو جائے گی۔

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

عوامی تعلیمی ایجنڈا جہلم میں تعلیمی معیار اور رسائی میں بتدریج بہتری لانے کیلئے پانچ سالہ منصوبہ تجویز کرتا ہے۔اس ایجنڈا میں ضلع کی تعلیمی صورتحال کا اعداد و شمار کی بنیاد پر تجزیہ کیا گیا ہے، اور والدین، ماہرین تعلیم، محکمہ تعلیم کی آراء اور رہنمائی میں اس ایجنڈا کی تشکیل کی گئی ہے۔سکولوں میں شرح داخلہ میں اضافہ، شرح اخراج کو کم کرنا، معیار تعلیم میں بہتری لانا اور بنیادی سہولتوں میں مرحلہ وار بہتری اس ایجنڈا میں شامل چند اہم امور ہیں۔ان تمام امور کی مرحلہ وار بہتری کے لیے درکار تعلیمی بجٹ میں بتدریج اضافہ بھی تجویز کیا گیا ہے۔اس منصوبہ پر عملدرآمد کرتے ہوئے ضلع کی تعلیمی صورتحال میں خاطر خواہ بہتری لائی جا سکتی ہے۔

موجودہ تعلیمی ایجنڈا میں ایک ایسا ماڈل اپنایا گیا ہے جس میں تعلیمی پالیسی سازی، منصوبہ بندی اور عملدرآمد سے متعلق معاملات میں شہریوں کی رائے اور شرکت کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔تعلیمی منصوبہ بندی کے اس طریقہ کار سے یہ بخوبی اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ شہریوں کی رائے میں کون سے مسائل زیادہ اہم ہیں اور ان کو کس طریقے سے حل کیا جا سکتا ہے۔

بنیادی معیارات پر مبنی منصوبہ بندی (Minimum Standards Planning)

بنیادی معیارات پر مبنی منصوبہ بندی ایک ایسا طریقہء کار ہے جس کے ذریعے مستند اعداد و شمار کو استعمال کرتے ہوئے حقیقت پسندانہ اہداف کا تعین موزوں دورانیہ کے لیے کیا جاتا ہے۔تعلیمی منصوبہ بندی کا یہ عمل درج ذیل اہم اصولوں پر استوار ہے: 1- تعلیم تک رسائی کو یقینی بنانا، 2- صنفی تفاوت کا خاتمہ کرنا، 3- معیار تعلیم میں بہتری لانا، 4- اساتذہ کی پیشہ ورانہ تربیت اور کارکردگی میں بہتری، 5- ضلعی تعلیمی شعبہ کے انتظامی افسران کے کام کے معیار اور کارکردگی میں اضافہ کرنا۔ان اصولوں کی بنیاد پر تعلیمی اعداد و شمار اور مالی ضروریات کو مدِنظر رکھتے ہوئے ایسا ایجنڈا ترتیب دیا جا سکتا ہے جو موجودہ/دستیاب وسائل کو سامنے رکھتے ہوئے تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کا حل تجویز کرتا ہو۔تعلیمی اصلاحات کا یہ منصوبہ درج بالا راہنما اصولوں کی روشنی میں مرتب کیا گیا ہے۔

اس کو تیار کرتے ہوئے حکومتی تعلیمی پالیسی کو اساس بنایا گیا ہے اور محکمہ تعلیم کی ضروریات کا تعین مستند اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے، اس منصوبہ بندی میں تمام وسائل کا تعین حکومت کے ایجوکیشن مینجمنٹ انفارمیشن سسٹم (EMIS) کے اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا ہے۔یہ طریقہ کار حکومتی منصوبہ بندی کے عمل سے بھی ہم آہنگ ہے جو وسائل کی شفاف تخصیص اور ان کے موزوں استعمال پر مبنی ہے۔اس طریقہء کار کو اپناتے ہوئے تکنیکی طور پر موزوں اور سیاسی لحاظ سے قابل قبول تعلیمی اصلاحاتی ایجنڈا وضع کیا گیا ہے۔

بنیادی معیارات پر مبنی منصوبہ بندی:

مقاصد:

بنیادی معیارات پر مبنی منصوبہ بندی کا مقصد اعداد و شمار، پالیسی اور بجٹ کو اس طرح سے ہم آہنگ کرنا ہے کہ پالیسی سازی کے عمل اور اطلاق میں ترجیحات کے لیے وسائل کی تقسیم اس طرح سے ہو کہ جس سے تعلیمی ضروریات اور مسائل کو حل کیا جا سکے۔

طریقہ کار۔ Methodology:

اس منصوبہ بندی کا محور طالب علم ہے۔ تمام اہداف اور معیارات کے تعین کا مقصد بچوں کی معیاری تعلیم تک رسائی ہے۔ اس طریقہ کار کو اپناتے ہوئے اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کی گئی ہے کہ حکومت کے مقرر کردہ تعلیم کے معیارات کو ملحوظِ خاطر رکھا جائے

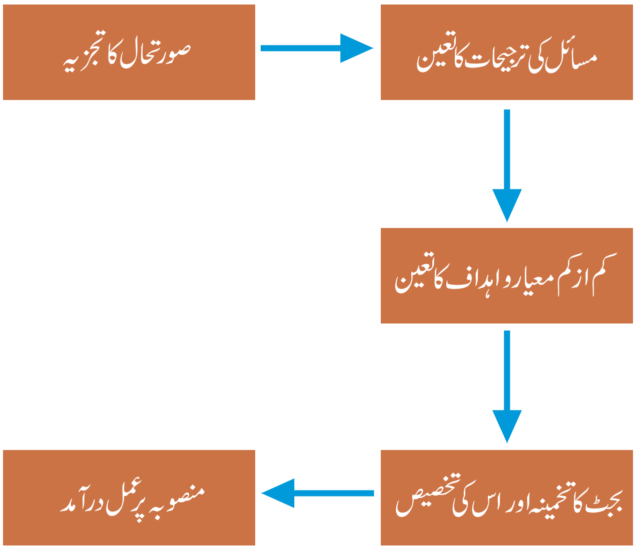

اس ایجنڈا کی تشکیل کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے مقرر کردہ کم از کم معیارات کو بھی مدنظر رکھا گیا ہے۔ جہلم کے عوامی تعلیمی ایجنڈا میں اہداف کے تعین کیلئے حکومت کی طرف سے مقرر کردہ طلباء و اساتذہ تناسب اور طلباء و کلاس روم کا تناسب بطور بنیادی معیار لیا گیا ہے۔ منصوبہ سازی کا یہ عمل ضلعی تعلیمی افسران کیلئے ایک مثال کے طور پر معاون ہو سکتا ہے، جس کو استعمال کرتے ہوئے دستیاب وسائل میں ضروریات اور مطالبات میں توازن قائم کیا جانا ممکن ہے منصوبہ سازی کے اس عمل میں درج ذیل مراحل شامل ہیں:

1- صورت حال کا تجزیہ:

منصوبہ سازی کے پہلے مرحلے میں اس بات کا تجزیہ کیا گیا کہ تعلیمی شعبہ کو درپیش مسائل کیا ہیں اور ضلع کے سکولوں کی ضروریات کیا ہیں۔ ان تمام ضروریات کا تخمینہ حکومت کے فراہم کردہ اعداد و شمار کی بنیاد پر کیا گیا۔

2- مالی وسائل کا تخمینہ:

اگلے مرحلے میں یہ جاننا ضروری تھا کہ ضلع کی سطح پر تعلیم کے لئے دستیاب مالی وسائل کتنے ہیں تا کہ منصوبہ بندی اس طرح کی جائے کہ دستیاب مالی وسائل سے ہم آہنگ ہو۔

3۔ ترجیحات کا تعین ۔ متعلقین کے درمیان مشاورت اور ہم آہنگی:

یہ سب سے اہم مرحلہ ہے جس میں اہداف مقرر کرنا وسائل کی تقسیم اور ترجیحات کا تعین شامل ہیں۔ محکمہ تعلیم میں مسائل کی ترجیحات اور ان کے مطابق وسائل کی تقسیم ہمیشہ ہی ایک بڑا سوال رہا ہے۔ پاکستان میں عمومی طور پر دیکھا گیا ہے کہ تعلیمی شعبہ کے لئے مختص سہولیات اور وسائل کا استعمال عوامی ضروریات کی بجائے سیاسی ترجیحات کے پیش نظر کیا جاتا ہے۔ اس تعلیمی ایجنڈا میں ترجیحات کا تعین ضلع میں منعقد کردہ مشاورتی اجلاسوں اور قومی تعلیمی پالیسی کے مقاصد کو مدنظر رکھ کر کیا گیا ہے۔

4- اہداف کا تعین:

ترجیحات طے کرنے کے بعد والدین، اساتذہ، سیاسی جماعتوں کے نمائندوں اور محکمہ تعلیم کے افسران وغیرہ کے ساتھ ایک مشاورتی عمل کے ذریعے تعلیمی ایجنڈا کے اہداف کا تعین کیا گیا۔

5- مالی وسائل کی تخصیص اور استعمال:

اہداف اور ترجیحات کے تعین کے بعد اہم مرحلہ وسائل کو مختص کرنا اور ان کا شفاف استعمال ہے۔ اس ایجنڈا میں وسائل ان موضوعات کے لیے مختص کرنے کا تجویز کیا گیا ہے جو تعلیمی پالیسی کے مطابق ترجیحات میں شامل ہیں۔ مثلاً بیت الخلا کی تعمیر کے حوالے سے سب سے پہلے لڑکیوں کے سکولوں کے لئے وسائل مختص کیے جانے چاہئیں کیونکہ قومی تعلیمی پالیسی 2009ء میں لڑکیوں کی تعلیم حکومتی ترجیح قرار پائی ہے۔

6- پالیسی میں تبدیلی کی بنیاد پر وسائل کی دوبارہ تخصیص:

ترجیحات میں تبدیلی یا کسی ہنگامی صورتحال، جیسا کہ قدرتی آفات کی صورت میں وسائل کی تخصیص پر نظر ثانی اور مالی وسائل دوبارہ سے مختص کیے جا سکتے ہیں۔

عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات

ضلع جہلم کے شہری اس بات پر متفق ہیں کہ تعلیمی اصلاحات کے حوالے سے ان کی رائے کا احترام کیا جائے اور اس عمل میں ان کی شرکت کو یقینی بنایا جائے تاکہ ایک ایسی ٹھوس اور قابل عمل حکمتِ عملی تیار کی جا سکے جس سے جہلم کو درپیش تعلیمی مسائل کا حل ممکن ہو سکے انسٹیٹیوٹ آف سوشل اینڈ پالیسی سائنسز نے بھی ضلع کی تعلیمی صورتحال کے حوالے سے ایجنڈے کی تیاری میں عام شہریوں کی شرکت کو یقینی بنایا ہے، جس کے لیے I-SAPS نے مختلف اوقات میں میٹنگز اور مشاورتی اجلاس منعقد کیے، جس میں شہریوں کی رائے لی گئی اور مقامی محکمہ تعلیم کے افسران سے راہنمائی بھی حاصل کی گئی ۔ یوں عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات کی تشکیل تمام متعلقین کی آراء کی روشنی میں کی گئی ہے ۔ اس عمل کے نتیجے میں تشکیل دیئے جانے والے ایجنڈا کے اساسی نکات درج ذیل ہیں:

1- ضلع میں تعلیمی صورتحال میں بہتری کے لئے سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنانا ہوگا۔

2- ضلع میں تعلیم تک رسائی کو آسان اور تعلیمی معیار کو بتدریج بہتر بنانا کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔

3- ضلع میں تعلیمی صورتحال کو بہتر بنانے کے لیے بنیادی سہولتوں کی فراہمی، معیار میں بہتری، کے لئے موزوں وسائل کی فراہمی کو لازم بنایا جائے۔

شہریوں اور رائے دہندگان نے جو ایجنڈا تشکیل دیا ہے اس کا مقصد عوامی نمائندوں اور اربابِ اختیار کو شواہد کی بنیاد پر مبنی منصوبہ بندی سے آگاہ کرنا ہے تاکہ وہ تعلیمی ضروریات کو پورا کرنے کیلئے مناسب اقدامات کر سکیں۔

ضلع جہلم کی تعلیمی صورتحال:

شہریوں کا مطالبہ: ضلع میں بہتر تعلیم کیلئے شرح داخلہ کو بہتر بنایا جائے۔

ضلع میں سکول جانے والے بچوں کی صورتحال کچھ اس طرح ہے:

ضلع میں داخلہ کی صورتحال	
ضلع میں 5-16 سال کے کُل بچے:	350,072
5-16 سال: سکول جانے والے بچے	278,015
سکول سے باہر بچے	72,057

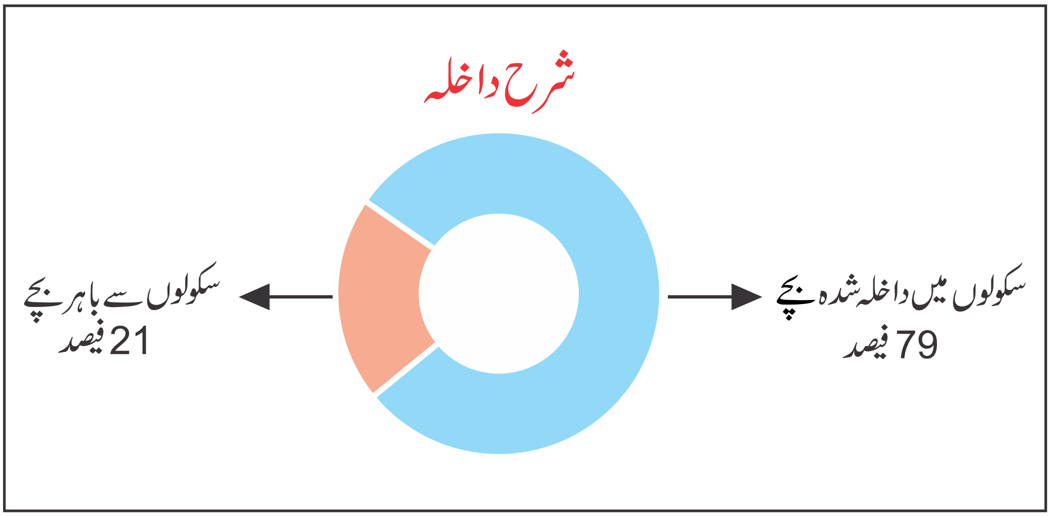

ان بچوں کوسکول میں داخل کرانے کے لیےشہریوں نے 2018ء سے 2023ء تک کی منصوبہ بندی کی ہے اور سیاسی عمائدین وارباب اختیار سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ بچوں کے سکول میں داخلے کو یقینی بنانے کیلئے اس منصوبہ پر عمل درآمد کریں۔درج ذیل گراف میں مرحلہ وار بچوں کے داخلے کا پلان دیا گیا ہے، جو بیان کرتا ہے کہ اگلے پانچ سال میں سکولوں سے باہر تمام بچوں کو سکولوں میں بتدریج داخل کرنے کے لئے ہر سال کم از کم کتنے بچے سکول میں داخل کرانا ہوں گے۔اس مرحلہ وار منصوبہ پر عمل کرتے ہوئے جہلم میں سکولوں سے باہر تقریباً تمام بچوں کو 2023ء تک تعلیم تک رسائی دینا ممکن ہوگا۔

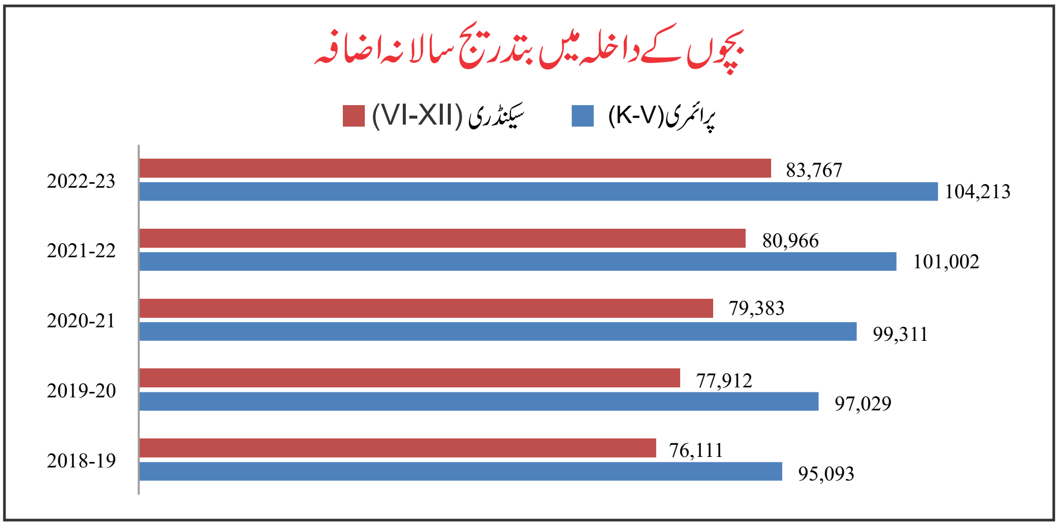

گورنمنٹ سکولوں کی تعداد:

ضلع میں گورنمنٹ سکولوں کی تعداد 839 ہے جن میں سے 357 لڑکوں کے سکول ہیں جبکہ لڑکیوں کے سکولوں کی تعداد 482 ہے۔

شہریوں کا مطالبہ: بہتر تعلیم کیلئے گورنمنٹ سکولوں کی تعداد بڑھائی جائے

5-16 سال کے تمام بچوں کو سکول میں داخل کرانے کیلئے ضروری ہے کہ گورنمنٹ سکولوں کی تعداد بڑھائی جائے کیونکہ موجودہ سکولوں کی تعداد نئے داخل ہونے والے بچوں کے لیے ناکافی ہے۔جہلم کے شہریوں کو حکومت کو درپیش مالی دشواریوں کا ادراک ہے لیکن اگلے پانچ سالوں میں مرحلہ وار نئے سکول بنا کر اس صورتحال سے نبرد آزما ہوا جاسکتا ہے۔

ضلع جہلم کے شہری چاہتے ہیں کہ گورنمنٹ سکولوں کی تعداد 839 سے بڑھا کر 861 کی جائے تاکہ سکول نہ جاسکنے والے بچوں کو تعلیم تک رسائی دی جاسکے۔ اگلے پانچ سالوں میں پرائمری، مڈل اور ہائی سکول مرحلہ وار بڑھانے کے لیے درج ذیل گراف میں صوبائی تعلیمی بجٹ کو مدِنظر رکھتے ہوئے سالانہ اہداف دیئے گئے ہیں۔

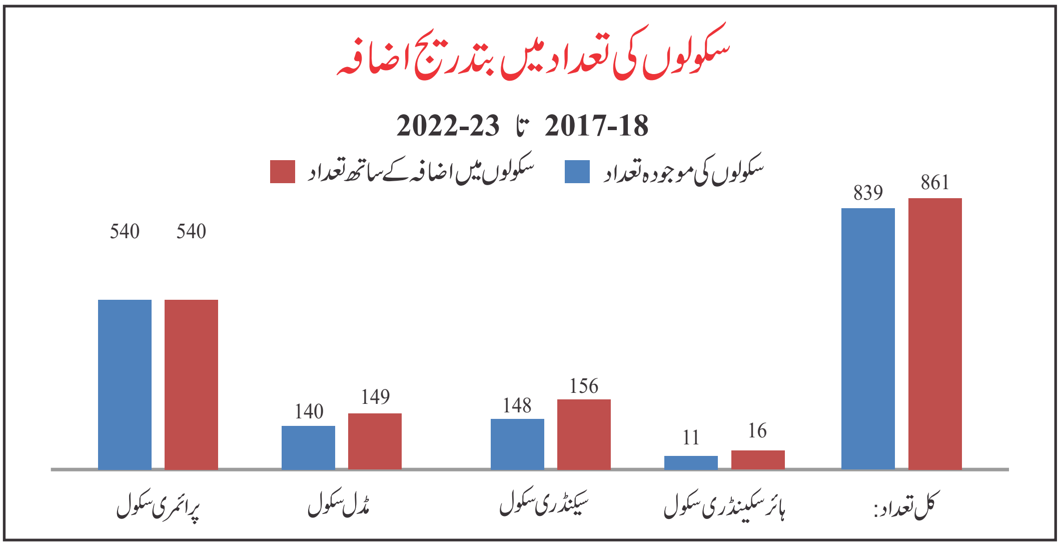

ضلع جہلم میں تعلیم تک رسائی کا مسئلہ حل کرنے کے لیے سکولوں کی تعداد میں یہ مرحلہ وار اضافہ سیاسی عمائدین اور ارباب اختیار کی توجہ اور عملی اقدامات کا متقاضی ہے۔

اساتذہ کی تعداد:

شہریوں کا مطالبہ: اساتذہ کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے

ضلع میں اساتذہ کی تعداد صرف 6,822 ہے۔ اعداد و شمار سے پتا چلتا ہے کہ 32 فیصد اساتذہ پرائمری سکولوں میں جبکہ بالترتیب 22 فیصد مڈل، 39 فیصد سیکنڈری، اور 7 فیصد ہائر سیکنڈری سکولوں میں تعینات ہیں۔ 100 فیصد داخلہ کو یقینی بنانے کے لیے ضروری ہے کہ سکولوں کی تعداد بڑھانے کے ساتھ ساتھ اساتذہ کی تعداد بھی بڑھائی جائے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ 2022-23ء تک یہ تعداد 7,011 ہونی چاہیئے اور اگلے پانچ سالوں میں یہ تعداد مرحلہ وار بڑھائی جائے جو کہ حکومت اور فیصلہ سازوں کے مثبت اقدامات کی صورت میں ممکن ہے۔

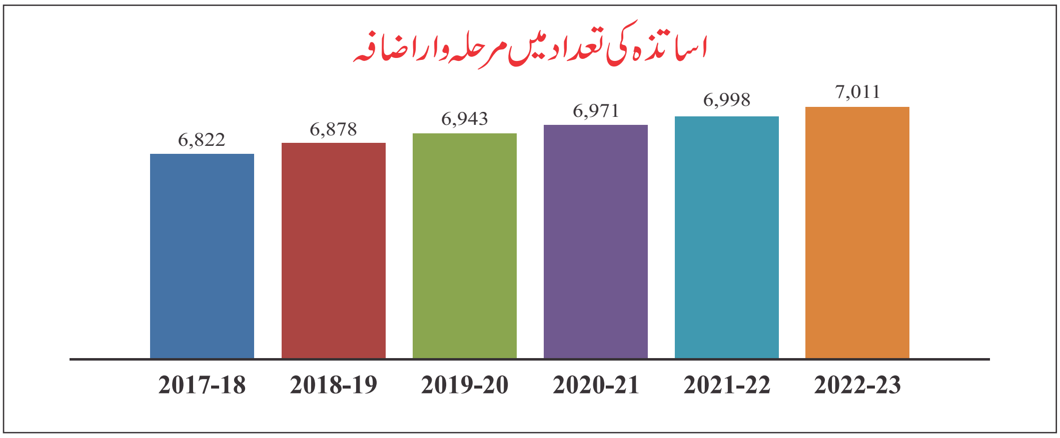

سکولوں میں عدم دستیاب سہولتیں:

شہریوں کا مطالبہ: بہتر تعلیم کیلئے سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کو یقینی بنایا جائے

سکولوں میں بنیادی سہولتوں کی فراہمی کے حوالے سے ضلع جہلم کے سکولوں کی حالت بہت بہتر ہے۔ اعداد و شمار ظاہر کرتے ہیں کہ ضلع کے تمام سکولوں میں چار دیواری، لیٹرین، بجلی اور پینے کے پانی کی سہولیات موجود ہیں۔

سکولوں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب:

شہریوں کا مطالبہ: تعلیمی معیار میں بہتری کیلئے طلباء اور اساتذہ کے تناسب کو متوازن کیا جائے۔

طلباء اور اساتذہ کا موزوں[1] تناسب معیاری تعلیم کی فراہمی کے حوالے سے ایک اہم عنصر ہے، لیکن ضلع جہلم کے بہت سے تعلیمی اداروں میں طلباء اور اساتذہ کا تناسب غیر متوازن ہے۔ ضلع میں ایسے سکول بھی ہیں جہاں یہ تناسب 6:1 (ہر چھ طالب علموں کے لئے ایک استاد) یا اس سے بھی کم ہے جیسا کہ درج ذیل گراف میں ظاہر کیا گیا ہے۔

1 گورنمنٹ کی پالیسی کے مطابق طلباء اور اساتذہ کا موزوں تناسب 40:1 ہے۔

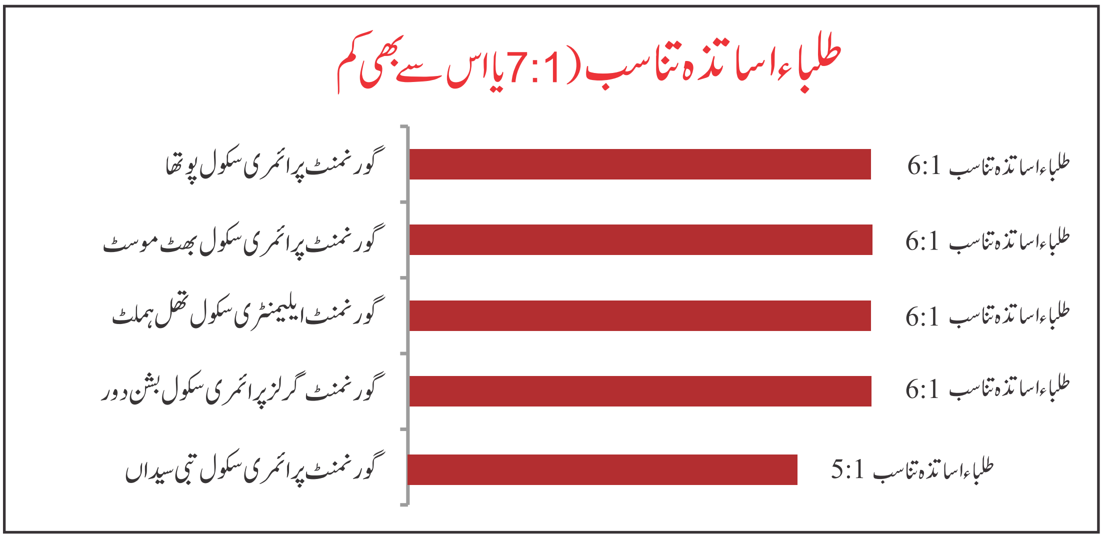

جبکہ ایسے بھی سکول ہیں جہاں 70 اور اس سے بھی زائد طلباء کے لئے فقط ایک استاد ہے، اگلے صفحہ پر گراف میں چند ایسے سکول دیئے گئے ہیں جہاں طلباء اساتذہ تناسب 70:1 سے بھی زیادہ ہے۔

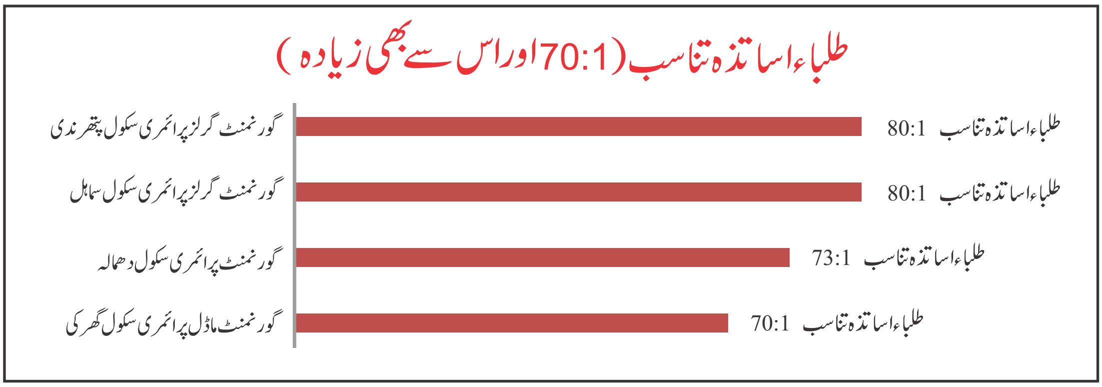

سکولوں میں طلباء و اساتذہ کا یہ تناسب دونوں صورتوں میں غیر متوازن ہے۔

شہری مطالبہ کرتے ہیں کہ یہ تناسب صوبائی حکومت کے مقرر کردہ معیار، جو کہ 40 طلباء کے لئے 1 استاد کا تناسب معیاری تصور کرتا ہے، کے مطابق ہونا چاہیئے۔ اس تناسب کو مرحلہ وار توازن پر لانے کے لیے اس ایجنڈا میں توجہ دی گئی ہے۔ اس منصوبہ بندی کے اپنائے جانے کی صورت میں 2023ء تک تمام پرائمری، مڈل اور ہائی سکولوں میں یہ تناسب مرحلہ وار 40:1 تک ہو سکتا ہے۔

سکولوں میں اضافی کمرہ جماعت کی ضرورت:

شہریوں کا مطالبہ: بہتر تعلیم کیلئے سکولوں میں درکار کمرہ جماعت مہیا کیے جائیں

ضلع میں بہت سے سکول ایسے ہیں جہاں کمرہ جماعت کی ضرورت ہے، مگر وسائل کی عدم دستیابی کے باعث اور موئثر منصوبہ بندی نہ ہو سکنے کے باعث ان کی تعمیر نہیں ہو پا رہی۔ اعداد و شمار کا تجزیہ یہ بتاتا ہے کہ اگلے پانچ سالوں میں موجودہ سکولوں میں 591 نئے کمرہ جماعت کی ضرورت ہوگی۔ یہ کمرہ جماعت پانچ سالوں میں مرحلہ وار تعمیر کیے جا سکتے ہیں۔ نئے کمرہ ہائے جماعت کی فراہمی کی منصوبہ بندی کرتے ہوئے ایسے سکولوں کو ترجیح دی گئی ہے جہاں فی جماعت طلباء کی تعداد کا تناسب سب سے زیادہ ہے۔

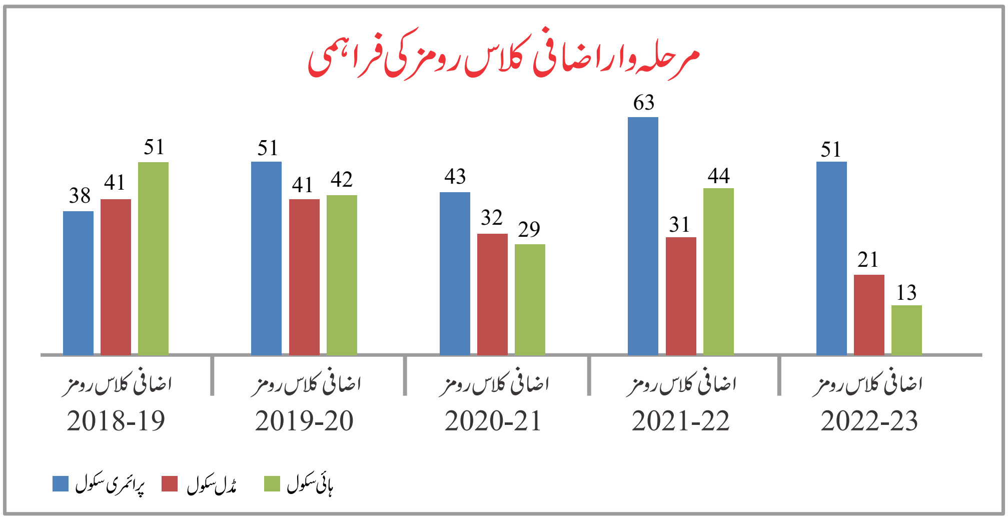

ضلع جہلم کا تعلیمی بجٹ:

2012-13ء میں ضلع کا تعلیمی بجٹ 3.9 بلین روپے رکھا گیا جو فقط جاریہ اخراجات کی مد میں استعمال ہوا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ترقیاتی کام جیسا کہ نئے سکولوں کی تعمیر، سکولوں میں نئے کمروں کی تعمیر، اپ گریڈیشن، بنیادی سہولتوں کی فراہمی اور سکول عمارت کی مرمت وغیرہ کے لیے وسائل صوبائی تعلیمی بجٹ سے استعمال کیے گئے۔ شہریوں کے مطابق شعبہء تعلیم کی ترقیاتی ضروریات کے حوالے سے ضلع کی سطح پر بھی وسائل مختص کرنا ہوں گے تاکہ ان سے فوری طور پر درکار بنیادی سہولتیں اور دوسری اہم ضروریات پوری کی جا سکیں۔ جاریہ بجٹ میں نان سیلری کے لیے مختص کردہ وسائل بھی موزوں نہیں۔

شہریوں کا مطالبہ: بہتر تعلیم کیلئے ضلع کے تعلیمی بجٹ میں اضافہ کیا جائے

عوامی تعلیمی ایجنڈا میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ اس رقم میں مرحلہ وار اضافہ کیا جائے تاکہ درکار تعلیمی ضرورات کو پورا کیا جا سکے۔
شہریوں کی مجوزہ منصوبہ بندی کے مطابق ضلع کو تعلیم کی مد میں 28.00 بلین روپے چاہئیں جس میں سے 86 فیصد تنخواہوں (Salary)، غیر تنخواہ اخراجات (NonSalary) اور 14 فیصد ترقیاتی اخراجات کی مد میں درکار ہونگے۔ جہلم کے شہری یہ ادراک رکھتے ہیں کہ فوری طور پر اس رقم کا بندوبست کرنا صوبائی حکومت کے لئے ممکن نہ ہو۔ اس لیے اس ہدف کو حاصل کرنے کے لیے ذیل میں پانچ سالوں میں مرحلہ وار اضافہ تجویز کیا گیا ہے۔ یہ اضافہ جہلم کے شہریوں کا مطالبہ اور جہلم کے تمام بچوں کو معیاری تعلیم کی فراہمی کیلئے ضروری ہے۔ تعلیمی اصلاحات کے لئے درکاران وسائل کی فراہمی کے لئے لازم ہے کہ تمام سیاسی قائدین اور اربابِ اختیار کی عملی معاونت لازم ہے۔

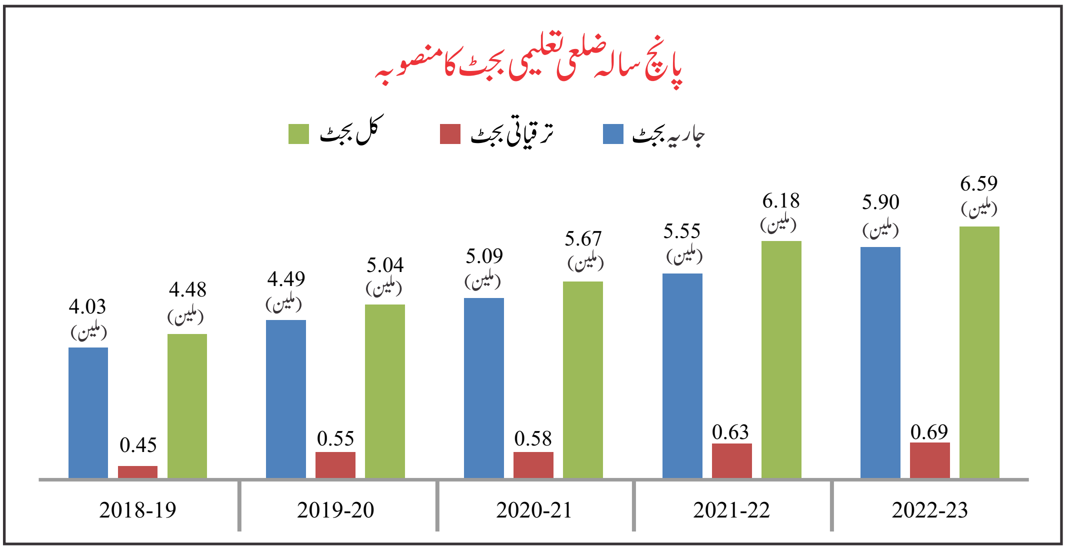

نوٹ: یہ عوامی ایجنڈا برائے تعلیمی اصلاحات محترمہ نرگس سُلطانہ (FOSI-Pakistan) ،اوراحمد علی (I-SAPS)
کی تکنیکی راہنمائی اور کمال زادہ (I-SAPS) کی معاونت سے تیار کیا گیا۔